

مرگیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس سے گزے فرمادیم نے اس کا چڑھہ کیوں نہ انمار لیا؟ انہوں نے کہا، رسول اللہ! یہ مردار ہے فرمایا اشعاخُنْ مَا انکلَهَا یعنی اس کا کھانا حرام ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ شے یک حرام سے حرام ہوتا اس سے یہ لازم ہیں آتا کہ اب کسی دوسرے طریقے پر بھی درست نہ ہو اسی بناء پر صحابہؓ کا فتویٰ ہے کہ تین دھیروں میں پیدی ہی پر جائے تو اس کو چڑھہ دھیزوں میں جلا سکتے ہیں ملاحظہ ہو تھا دی این تجھیہ ۲۰ جلد اول ص ۳۷

پس اس پار پر فاکری علاج کا کوئی حرج معلوم نہیں ہوتا۔ کیونکہ نیک کھانے کی قسم سے نہیں ہاں یعنی شیاء جن کی پاٹ لگی ہوئی چھوٹی مشکل ہو جاتی ہے ان میں سلام باب حکم عام بھی ہو سکتا ہے جیسے طراب گرگی دوسرے طریقے پر بھی اس کا استعمال خیک ہنسیں اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو سرکہ بنا شے کی اجازت نہیں دی۔ بلکہ بہادری گئی۔

منتقب نشر العمال جلد ۲ میں ہے کہ جدالشبن عمر رضیا کو کہا گیا کہ حدیث شراب کے ساتھ سرد ہوتی ہیں تو فرمایا خدا تعالیٰ ان کے سردن کو گنجائ کر دے اور یہی وجہ ہے کہ تامر نشہ اور اشیاء غلیل کثیر حرام ہیں اگرچہ خود کی سی سے نہ ہیں آماگران کی پاٹ بھی ہوئی ہے مگر لگھوٹی مشکل ہے اس لئے مغلوقاً حرام کر دیں خواہ خود کی ہوں باہیت۔

خداصیہ کہ آپ کے لئے کمی سنتے ہیں ڈاکٹری علاج کی ہی گنجائش ہے مگر وہیں وجہ سے کہ حرام کا علاج جائز ہے بلکہ اس وجہ سے کہ اول تو حرام نہیں دوسرے طریقہ استعمال حرام نہیں اگر زیادہ احتیاط مکن ہو تو زمانی علاج کافی ہے۔ عبداللہ امترسری روپری

ذبح کا بیان

گھنڈی سے اوپر ذبح کرنا

سوال ذیحہ فوق العقدہ (گھنڈی سے اوپر) جائز ہے یا نہ دین محمدؐ
جواب مَعْنَى الْعَشَرَاءِ عَنْ أَيْمَنِهِ أَمْنَهُ ثَالِيَّاً يَأْتِي مَقْعَدَ اللَّهِ أَمَّا تَكُونُ الذَّكْرَةُ إِلَّا

مرگئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس سے گزے فرمادیم نے اس کا چڑھہ کیوں نہ انمار لیا؟ انہوں نے کہا یا رسول اللہ! یہ صردار ہے فرمادیا اشعاخُنْ مَا انکلَهَا یعنی اس کا کھانا حرام ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ شے یک حرام ہے حرام ہوتا اس سے یہ لازم ہیں آتا کہ اب کسی دوسرے طریقے پر بھی درست نہ ہو اسی بناء پر صحابہؓ کا فتویٰ ہے کہ تسلیم وغیرہ میں پیدا ہی پڑھ جائے تو اس کو چڑھہ وغیرہ میں جلا سکتے ہیں ملاحظہ ہو تھا دوی ابن تیمیہؓ محدث جلد اول مفت

پس اس بنا پر ڈاکٹر می علیج کا کوئی حرج معلوم ہنسی ہوتا۔ کیونکہ نیک کھانے کی قسم سے ہنسی، ہاں یعنی شیاء جن کی پاٹگی ہوئی چھوٹی مشکل ہو جاتی ہے ان میں سلام باب حکم عام بھی ہو سکتا ہے جیسے طراب گرگی دوسرے طریقے پر بھی اس کا استعمال خیک ہنسیں اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو سرکرہ بنانے کی اجازت ہنسی دی بلکہ بہادری گئی۔

منتخبِ نشر العمال جلد ۲ میں ہے کہ جد الشبن عمر رہا کو کہا گیا کہ حدائق شراب کے ساتھ سرد ہوتی ہیں تو فرمایا خدا تعالیٰ ان کے سروں کو گنجائ کر دے اور یہی وجہ ہے کہ تاصم فرش آور اشیاء غلیل کثیر حرام ہیں اگرچہ مخصوصی سی سے نہ ہنسی آتا مگر ان کی پاٹگی بھی ہونی ہے مگر میں چھوٹی مشکل ہے اس لئے مذکوناً حرام کر دیں خواہ مخصوصی ہوں یا بہت۔

خداص یہ کہ آپ کے لئے کمی رستے ہیں ڈاکٹر می علیج کی ہی گنجائش ہے مگر وہ بس وجہ سے کہ حرام کا علاج جائز ہے بلکہ اس وجہ سے کہ اول نوحارم ہنسی دوسرے طریقہ استعمال حرام ہنسیں اگر زیادہ احتیاط مکن ہو تو یعنی علاج کافی ہے عبدالقدیر امترسی روڈری

ذبح کا بیان

گھنڈی سے اوپر ذبح کرنا

سوال ذیحہ فوق العقدہ (گھنڈی سے اوپر) جائز ہے یا نہ دین محمدؐ
جواب عَنْ أَبِي الْعَشَّاصِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَا تَكُونُ الذِّكْرَةُ إِلَّا

فِي الْحَقِيقَةِ وَالْبَيِّنَةِ ثَقَالَ نَوْطَعْنَتْرِي فَغَيْرُهَا لِأَجْزَائِنَ أَعْنَكَ رَوْهُ التَّرمِذِيُّ وَالْبُوْدَاؤُودُ وَالْمَاتِيُّ دِيْنَ مَاجِيَّةَ وَالْدَّارِمِيُّ وَقَالَ الْبُوْدَاؤُودُ هَذَا ذَكْرُ الْمُتَوَرِّدِيِّ ذَلِكَ الشَّرْمِذِيُّ هَذَا فِي الْعَصْرِ فَرَأَهُ رَسْكُوَةَ كِتَابَ الصَّيْدِ وَالْمَبَايِّنِ

یعنی ابی العشار اپنے بیپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ حلق اور لہب کے علاوہ بھی ذبح ہو سکتا ہے، فرمایا اگر توران میں نخم کرنے سے تو کافی ہو جائے گا، اس کو ترمذی، البوادی، نسائی این ماجہ اور دارمی نے روایت کیا ہے اور البوادی نے کہا ہے مان میں نخم کرنا اس جائز کے لئے ہے جو کوئیسی دغیرہ میں افتخرا گر جائے۔ اور حلق تک رسائی نہ ہو سکے، اور ترمذی کہتے ہیں کہ یہ لاچاری کے وقت ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ذبح میں محل یہ ہوتا ہے ایک حصہ میں ایک ایک ان دونوں کے علاوہ کسی اور جگہ تمیزی صورت لاچاری میں ہے اور پہلی دو صورتیں عام میں حلق کے معنی گلے کے میں لخت دنوں نے اس کی تعریف مجذبی الطعام والشراب کے ساتھ کی ہے یعنی کھانے پینے کے گز نے کی جگہ اور لہب کے معنی گز نے کے میں جو گلے سے منچے اور منکل کے اور پر ہے لخت دلوں نے اس کی تعریف کی ہے موضع القلاًدة میں المسجد یعنی چاقی سے جس جگہ اور پر ہے وہ لہب ہے، اونٹ کو لمبک جگہ ہرچی ماری جاتی ہے اور ذبح کے معنی قطعۃ الاَذْوَاج کے ہیں جیسے شکاری پاہ ۲۳ باب الخروج الذبح میں ہے یعنی ان رگوں کا کاشنا جن کو فداج کہتے ہیں وہ جو گردن کی دو طرفی ددر گول کا نام ہے ذبح کی یہ تغیر عطاء تابعی ہے کی ہے فتح الباری میں اس پر لکھا ہے امام شافعی چکتے ہیں جنہوں سالیں کا نام است اور میری جس سے کھانا گز نہ تباہے ان دونوں کا کاشنا کا نام ہے فدا یعنی کا کاشنا ضروری ہیں کیونکہ اس ان دغیرہ سے یہ دور گیں نکان دی جائیں تو کبھی زندہ بھی رہ جاتا ہے تو معلوم ہوا ان پر ذبح کا مدار نہیں اور امام محمد بن ابی جعفرؑ کے شاگرد کہتے ہیں۔ ان دونوں کے ساتھ اولاد کا اکثر حصہ بھی کا کاشنا ضروری ہے۔ اکثر طفیلہ کہتے ہیں ان چار جنہوں مریٰ دو جن سے یعنی کاشنا کافی ہے خواہ کھلی سی تین ہوں کیونکہ اکثر کا حکم کل کا ہے اور امام مالکؓ اور امام نیشن گہٹے ہیں اولادی اور جنہوں کا کاشنا ضروری ہے مریٰ کا کاشنا ضروری ہیں کیونکہ رافع بن خدیجؑ کی حدیث میں تا انہر الدَّهْرِ یعنی خون ہہنسے کی شرعاً کی ہے اور مریٰ خون کی رگ نہیں بلکہ کھانے کا راستہ ہے فتح الباری

فِي الْحَقِيقَةِ وَالْبَيْنَةِ ثَقَالَ نَوْطَعْنَتْ فِي فَخِذِهَا لِلْجَنْ أَعْنَكَ رَوْهُ التَّرْمِذِيُّ وَالْبُوْدَاؤُودُ وَإِنَّهُ فِي دِينِ مَاجِهَةِ الدَّارِمِيِّ وَقَالَ الْبُوْدَاؤُودُ هَذَا ذَكْرُ الْمُتَرَدِّيِّ ذَكْرُ الشَّرْمِذِيِّ هَذَا فِي الْعَصْرِ الْأُولَى
رَسْكُوكَةُ كِتَابِ الصَّيْدِ وَالْذِبَابِ

یعنی ابی العشار اپنے بپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ حلق اور لبہ کے علاوہ جسی ذبح ہو سکتا ہے، فرمایا اگر توران میں نخم کرنے سے تو کافی ہو جائے گا۔ اس کو ترمذی، البوادیو، نالی، این ماجہ اور دارمی نے روایت کیا ہے اور البوادیو نے کہا ہے مان میں ذخم کرنا اس جائز کے لئے ہے جو کوئیسی دغیرہ میں افتخرا گر جائے۔ اور حلق تک رسائی نہ ہو سکے، اور ترمذی کہتے ہیں کہ یہ لاچاری کے وقت ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ذبح میں محل یہ ہوتا ہے ایک حصہ میں ایک بہ میں ایک ان دونوں کے علاوہ کسی اور جگہ تمیری صورت لا چاری میں ہے اور پہلی دو صورتیں عام میں حلق کے معنی گلے کے میں لخت دنوں نے اس کی تعریف مجذبی الطعام والشراب کے ساتھ کی ہے یعنی کھانے پینے کے گزرنے کی جگہ اور لبہ کے معنی گزرنے کے میں جو گلے سے بچے اور ہنل کے اور پر ہے لخت دلوں نے اس کی تعریف کی ہے موضع القلاۃ میں الصَّدَرِ یعنی چاقی سے جس جگہ اور پر ہے وہ لبہ ہے، اور کو لمبک جگہ بہ پی ساری جاتی ہے اور ذبح کے معنی قطع اللَّذَّاج کے ہیں جیسے بخاری پاہ ۲۳ باب الخروء الذبح میں ہے یعنی ان رگوں کا کائنات جن کو فدح کہتے ہیں وہ جو گروں کی دو طرفی ددرگوں کا نام ہے ذبح کی یہ تفسیر عطاء تابعی ہے کی ہے فتح الباری میں اس پر لکھا ہے امام شافعی چکتے ہیں ججوہ سانس کا نام اور مریٰ جس سے کھانا گزرتا ہے ان دونوں کا کائنات کا نام ہے فدح میں کا کائنات ضروری ہیں کیونکہ انسان دغیرہ سے یہ دورگوں نکان ذی جایں تو کبھی زندہ بھی رہ جاتا ہے تو معلوم ہوا ان پر ذبح کا مدار نہیں اور امام محمد بن عثمان ابو حنيفة رحمہ کے شاگرد کہتے ہیں۔ ان دونوں کے ساتھ اولادج کا اکثر حصہ بھی کائنات ضروری ہے۔ اکثر علمیہ کہتے ہیں ان چار ججوہ مریٰ دو جوں سے یعنی کائنات کا نام ہے خواہ کھلی سی تین ہوں کیونکہ اکثر کا حکم کل کا ہے اور امام مالک رحمہ اور امام نیشن چکتے ہیں اور ابی اور ججوہ کا کائنات ضروری ہے مریٰ کائنات ضروری ہیں کیونکہ رافع بن خدیج کی حدیث میں تا انہر الدَّاهِ یعنی خون ہے نہ کہ شرعاً کی ہے اور مریٰ خون کی رگ نہیں بلکہ کھانے کا راستہ ہے فتح الباری

میں ابن اللہ سے ان کے قول کی رہ دلیل نہ کی ہے بلکہ اس پر شبہ ہوتا ہے کہ ججزہ کا کافی بھی ضروری شرعاً چاہیے کیونکہ رہ سائنس کا راستہ ہے ملی یہ عظامہ تابعی کے قول کی تائید بن سکتی ہے اور فتح الباری میں امام توری کا قول بھی یہی ذکر کیا ہے کہ صرف وہ جین کا کافی کافی ہے اور آگے جو شریطہ سے ہنسی کی حدیث آتی ہے اس سے ہیں اس کی تائید ہوتی ہے اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ گھنٹی سے اپر زدج کیا جائے تو حلال ہے کیونکہ میری کے سوا ججزہ وہ جین نے گھنٹی کے اپر بھی جاتے ہیں پس اپر زدج کرنے سے حرام ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔

تغییبہ

بعض دفعہ چھری تیز ہوتی ہے تو سر جبدا ہو جاتا ہے اس ذیجہ کا کھانا بعض مکروہ ہوتے ہیں۔ مکریجہ یہ ہے کہ اس کے لفڑے میں کوئی گامبٹ نہیں کیونکہ ابن عمر رضی اللہ عنہ اس ٹھیکے سے حدایت ہے کہ اس کا کوئی حرج ہیں ہیں ہیں کوشش یہ ہونی چاہیے کہ سر جبلہ ہو بلکہ گون کی ٹہنی کے مفرز سے اپر اپر چھری رہنی چاہیے۔ کیونکہ بخاری کے اسی معالم میں ہے کہ ابن عمر نے گردن کی ٹہنی کے مفرز سکن چھری پہنچانے سے منع کیا ہے اور بعض لوگ زدج کر کے اس ٹہنی کو توڑ دالتے ہیں اس سے بھی عبد اللہ بن عمر رضی نے منع کیا ہے، بلکہ اسی حال میں چھوڑ دینا چاہیے۔ یہاں تک کہ جنڈا ہو جائے اس سے پہنچنے نہ ٹہنی توڑنی چاہیئے نہ کھال آتا رہے۔ حدیث میں بھی ہے جان نکلنے سے پہنچنے جدی نہ کرنی چاہیئے۔ فتح الباری جزء ۲۳، مسلم ابو داؤد، ترمذی۔ ابن ماجہ میں خدا ابن اوس سے حدایت ہے کہ رسول اللہ صل اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا نے ہر شے کے ساقط احان فرض کیا ہے یہاں تک کہ جب تم قتل کر د تو اچھی طرح قتل کر د، اپنی چھری تیز کر د اور ذیجہ کو آدم د دیجی جان نکلنے سے پہنچنے کا حال آزادی کا خاشرد عزم کر د (مشکوہ کتاب الصیف)

فرض کی شے کا شرط کرنے کے لئے اس کو مانا ہو جیسے سانپ وغیرہ یا کھانے کے لئے کوئی چانور ذبح کرنا ہو۔ تو حقیقت واسع ایسی صورت اختیار کرے کہ آسانی سے اور جلدی سے جان نکل جائے۔ بعض لوگ بھر، سانپ وغیرہ مارتے ہیں تو اودھ میں اس پھوڑ دیتے ہیں ایجاد کرنا چاہیئے۔ حدیث میں ہے کہ جو چپکلی کو ایک ضرب سے مار دے اس کو سوچلی ہے لیگی۔ (مشکوہ باب مالا یعنی اکھے) یہ فضیلت اس لئے ہے کہ ایک ضرب سے جلدی مر جاتی ہے اس طرح ذیجہ میں بھی ریگیں اچھی طرح

میں ابن اللہ سے ان کے قول کی دلیل نقش کی ہے لیکن اس پر شبہ ہوتا ہے کہ حجراہ کا کامنا بھی
خود میں نہ ہونا چاہیتے، کیونکہ وہ سافس کا راستہ ہے میں یہ عطاء جو تابعی کے قول کی تائید بن سکتی ہے اور
فتح الباری میں امام ثوری کا قول بھی یہی ذکر کیا ہے کہ صرف وہ جین کا کامنا کافی ہے اور آگے جو شریطہ
سے ہنسی کی حدیث آتی ہے اس سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ گھنٹی سے
اوپر ذبح کیا جاتے تو مصالح ہے کیونکہ میری کے سوا حجراہ وہ جین نے گھنٹی کے اوپر بھی جاتے
ہیں، پس اپر ذبح کرنے سے حرام ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔

تغییب

بعض دفعہ چھری تیز ہوتی ہے تو سر جدرا ہو جاتا ہے اس ذیجہ کا کھانا بعض مکروہ ہوتے ہیں۔ مگر صحیح
یہ ہے کہ اس کے لفڑے میں کوئی کلامبست نہیں کیونکہ ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنے انسان سے حدایت ہے
کہ اس کا کوئی حرج نہیں ہے کوکشش یہ ہونی چاہیتے کہ سر جدرا ہو بلکہ گون کی ٹہی کے مفرز سے اوپر
اوپر چھری رہنی چاہیتے۔ کیونکہ بخاری کے اسی معالم میں ہے کہ ابن عمر نے گردان کی ٹہی کے مفرز
مک چھری پہنچانے سے منع کیا ہے اور لعجن لوگ ذبح کر کے اس ٹہی کو توڑ دالنے میں اس سے
بھی عبد اللہ بن عمر نے منع کیا ہے، بلکہ اسی حال میں چھوڑ دینا چاہیتے۔ یہاں تک کہ ٹھنڈا ہو جائے اس
سے پہنچنے نہ ٹہی توڑنی چاہیتے نہ کھال آتا رہے، حدیث میں بھی ہے جان نکلنے سے پہنچنے جدی نہ
کرنی چاہیتے۔ فتح الباری جز ۲۳، مسلم ابو داؤد، ترمذی۔ ابن ماجہ میں خدا ابن اوس سے حدایت
ہے کہ رسول اللہ صل اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا نے ہر شے کے ساتھ احان فرض کیا ہے یہاں تک
کہ جب قتل کرد تو اچھی طرح قتل کر د، اپنی چھری تیز کر د اور ذیجہ کو آدم د دیعنی جان نکلنے سے پہنچنے
کحال آرنا یا کامنا شروع نہ کر د (مشکوہ کتاب الصیفی)

فرض کی شے کا شرط دھک کرنے کے لئے اس کو مانا ہو جیسے سانپ وغیرہ یا کھانے کے لئے کوئی
جانوں ذبح کرنا ہو، تو حقیقت واسع ایسی صورت اختیار کرے کہ آسانی سے اندھی سے جان نکل جائے۔
بعض لوگ بھر، سانپ وغیرہ مارتے ہیں تو اودھ میں اسی مخصوصہ دیتے ہیں ایجاد کرنا چاہیتے، حدیث میں
ہے کہ جو چپکلی کو ایک ضرب سے مار دے اس کو سوچنی ہے اُن (مشکوہ باب مالا یعنی اکھے)
یہ فضیلت اس لئے ہے کہ ایک ضرب سے جلدی مر جاتی ہے اس طرح ذیجہ میں بھی لیکن اچھی طرح

۶۰۴

کاٹ دینی چاہیں تاکہ جان جلدی نکل جائے ملکوئہ کتاب الصید فصل ۲ میں ہے کہ شرطیت سے رسول
الصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسح فرمایا ہے اور وہ ایسا ذیحہ ہے جس کی ادائیگی اچھی طرح نہ کافی جائیں۔
عبداللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ

بے نماز کا ذیحہ

سوال - بے نماز کا ذیحہ مسلمانوں کو کہانا چاہئے یا نہیں؟

جواب - بے نماز بیشک کافر ہے خواہ ایک نماز کا تارک ہو یا سب نمازوں کا، کیونکہ عن
ترک النسلة متعینہ انسداد کرنے والے جس کا مा�صل یہ ہے کہ ہر تارک کافر ہے رہابے نماز کے
ذیحہ کا مکمل سودہ اپنے کتاب کے حکم میں ہونے کی وجہ سے درست ہو سکتا ہے خواہ ایک ذبح کرنے والا
پس موجود ہو، یا ان ایک ہر طرح سے بہتر ہے اور بے نماز جب کافر ہوا تو اس کا کہانا مثل عیانی کے
لکھنے کے سمجھ لینا چاہیئے، حتیٰ الوضع اس سے پہلے ذبح کے عند المعرفہ کھاے۔

عبداللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ مارٹیان ۱۳۵۶ھ

مکروہی اور محظی

سوال - مکروہی اور محظی کے تدریجی ذبح کی کیا وجہ ہے؟

جواب - مکروہی اور محظی کے تدریجی ذبح کی وجہ ہے کہ ان میں دم سائل
(جو خون جوش سے نکلتا ہے) نہیں، دوم حدیث میں ہے اجتہادِ کیمیشان ہمارے لئے دو مردار حلال
میں ایک مکروہی دوسرے مخصوصی۔

جنہی کا ذیحہ

سوال - جنہی اہل قرآن کا ذیحہ جائز ہے؟

جواب - جنہی کا ذیحہ جائز ہے کیونکہ اللہ کا نام لے سکتے اور ذبح کے لئے اللہ
کا نام سڑا ہے

عبداللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ

۴۰۳

کاٹ دینی چاہئے تاکہ جان جلدی نکل جائے مشکوٰۃ کتاب الصید فصل ۲ میں ہے کہ شرطیہ سے رسول
الصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسح فرمایا ہے اور وہ ایسا ذیح ہے جس کی ادائیگی اچھی طرح نہ کامی جائیں۔
عبداللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ

بے نماز کا ذیح

سوال - بے نماز کا ذیح مسلمانوں کو کہانا چاہئے یا نہیں؟

جواب - بے نماز بیشک کافر ہے خواہ ایک نماز کا تارک ہو یا سب نمازوں کا۔ کیونکہ عن
ترک الفسلوٰة مُتَعِّدًا فَتَذَكَّرْ عالم ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ ہر تارک کافر ہے رہابے نماز کے
ذیح کا مکمل سودہ ہے اس کتاب کے حکم میں ہونے کی وجہ سے درست ہو سکتا ہے خواہ نیک ذبح کرنے والا
پس موجود ہو، یا ان نیک ہر طرح سے بہتر ہے اور بے نماز جب کافر ہوا تو اس کا کہانا مثل عیاذ کے
کہنے کے سمجھ لینا چاہیئے، حتیٰ الوضع اس سے پرہیز کئے عند المفروہ کہا ہے۔

عبداللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ، مر ۱۳۵۶ھ

مکروہی اور محظی

سوال - مکروہی اور محظی کے تدریجی ذبح کی کیا وجہ ہے۔

جواب - مکروہی اور محظی کے تدریجی ذبح کی کیا وجہ ہے کہ ان میں دم سائل (جو خون جوش سے نکلتا ہے) نہیں، دوم حدیث میں ہے اُجَدَّتْ لِكَيْمِيَّاتِنْ ہمارے لئے دو مردار حلال
میں ایک مکروہی دوسرے مخصوصی۔

جنہی کا ذیح

سوال - جنہی اہل قرآن کا ذیح جائز ہے؟

جواب - جنہی کا ذیح چاہئے کیونکہ وہ ہند کا نام ہے لکھتے اور ذبح کے لئے اللہ تعالیٰ
کا نام شرعاً ہے

مودمنہ عورت کا ذیبح

۴۵

سوال۔ عورت مودمنہ کا ذیبح جائز ہے یا نہیں؟

جواب۔ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ لَهُ عَنْهُمْ شَرْحٌ يَسْلَحُ فَأَبْصَرَتْ جَادِيَةً فَتَأْتِيَهُ مَوْزِعًا فَكَسَرَتْهُ حَجَرًا فَذَبَحَهُ تَهْبِيْمَ فَتَأَلَّقَ الْفَيْضُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّنَ كَارِبَةَ الْكَاهِنَةِ
رواہ البخاری رشکۃ الکتب الصید

یعنی کعب بن مالک نے سے حدایت ہے کہ ہماری ہماری ایک بونڈی نے ایک بزری
مرتی ہرلن دیکھ پھر توڑ کر اس کی دھار سے بزری ذبح کردی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا
اپ نے اس کے لئے کامکم دیا۔ — اس حدیث سے دو باتیں ثابت ہوئیں ایکس، عورت کا ذیبح
کنا دوم ہر خون بہانے دال شے سے جواز ذبح خواہ چھری وغیرہ ہو یا پھر کچھاگ ک وغیرہ جس سے
خون بہی جائے۔

مرضا فخر کا بیان

محمد عورتوں کے ساتھ مردوں کا مصافحہ

سوال۔ محمد عورتوں کے ساتھ مردوں کا مصافحہ کتنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب۔ جب بوسہ جائز ہے تو مصافحہ میں کیا عرج ہے یہ تو معمول ہے حدیث میں ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملائات کے وقت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا بوسہ ریستے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ (مشکوٰۃ باب المصافحہ)

اسی طرح پیار میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا بوسہ ریا۔ (مشکوٰۃ باب المصافحہ)

عورتوں کا عورتوں سے مصافحہ

مودمنہ عورت کا ذیجح

۴۵

سوال۔ عورت مودمنہ کا ذیجح جائز ہے یا نہیں؟

جواب۔ عَنْ كَعْبٍ أَنَّ مَا لَكُلَّتِ أَنَّهُ كَانَ لَهُ عَنْهُمْ شَرْغٌ يَسْلُحُ فَأَبْصَرَتْ جَادِيَةً فَنَّ
بَشَّارٌ مِنْ شَعَّابَةَ مَوْزَانًا فَكَسَرَتْ جَبَرًا فَذَبَحَتْهَا يَمْ بَشَّارَ الْقَيْصِيرِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتَلَهَا فَأَمْرَأَهَا بِإِلْكَلَهَا
دَاءِ الْبَغَارِيِّ رِشْكَةً لَّكَبِ الْعَصِيدِ

یعنی کعب بن مالک نے سے معاشرت ہے نہ ہماری بھیان بھاری ایک لوگوں نے یہ کبھی
مرتی ہرلئ دیکھن پھر تو اس کی دھار سے بکری ذبح کر دی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا
اپ نے اس کے لئے کامکم دیا۔ — اس حدیث سے دو بائیں ثابت ہوئیں ایک عورت کا ذیجح
کنا دوم ہر خون بہانے والی تھے سے جواز ذبح خواہ چھری وغیرہ ہو رہا تھا کہ پھاگ وغیرہ جس سے
خون بیہ جائے۔

مصادفہ کا بیان

محمد عورتوں کے ساتھ مردوں کا مصادفہ

سوال۔ محمد عمدقون کے ساتھ مردوں کا مصادفہ کیا جائیں ہے یا نہیں؟

جواب۔ جب بوسہ جائز ہے تو مصادفہ میں کیا ہرج ہے یہ تو معمول ہے حدیث میں ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملاحتات کے وقت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا بوسہ یعنی اور فاطمہ رضی اللہ عنہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ (مشکوٰۃ باب المصافح)

اسی طرح پیار میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا بوسہ یا رمشکوٰۃ باب المصافح

عورتوں کا عورتوں سے مصادفہ